14.2۔ آزادی کے بعد

آزادی کے وقت ہندوستان میں 550 ریاستیں خودمختار دیسی ریاستیں موجود تھیں۔ جب انگریز ہندوستان چھوڑ کر جانے لگے تو یہ ریاستیں بھی آزاد ہو چکی تھیں۔ انھیں یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ہندوستان یا پاکستان میں شامل ہونے یا آزاد رہنے کا فیصلہ کریں۔ کچھ ریاستوں نے آزاد رہنے کو ترجیح دی۔ حیدرآباد انھیں میں سے ایک تھا۔ نظام میر عثمان علی خان نے اعلان کیا کہ حیدرآباد ایک آزاد مملکت رہے گی۔

14.2.1۔ ریاست حیدرآباد۔ ہندوستان میں انضمام

ریاست حیدرآباد 16 اضلاع میں سے تلنگانہ 8 اضلاع ایسے تھے جہاں تلگو بولنے والوں کی اکثریت تھی۔ 5 اضلاع میں مراٹھی

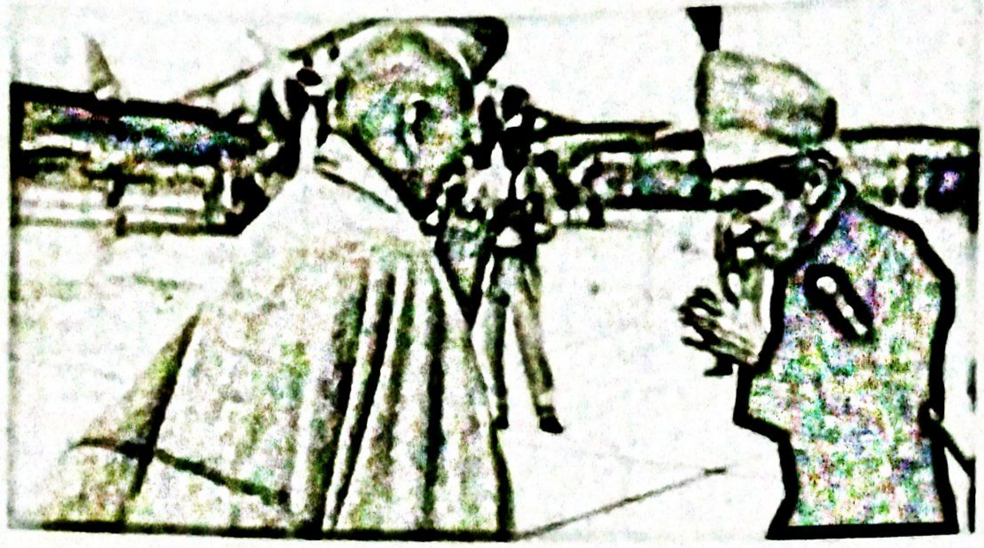

Fig. 14.1: Sardar Vallabhbhai Patel,
Mir Osman Ali Khan

یہ 3 اضلاع جہاں کنڑا زبان بولنے والے غالب تھے۔ ہندو آبادی 8 فیصد تھی۔

مسلم آبادی 11 فیصد تھی۔ باقی عیسائی، جین، سکھ اقلیتیں تھیں۔ اس طرح ریاست حیدرآباد معاشرتی، لسانی اور ثقافتی طور پر ہم آہنگ زندگی گزارنے والوں کی ایک انوکھی مثال ہے۔

ایک طرف عوام نظام کے خلاف تھے اور دوسری طرف قوم ہند حمایتی اور نظام کے رضا کار حامیوں کے خلاف تھے۔ عوام ہندوستان میں شمولیت چاہتے تھے۔ اندرونی خلفشار کو محسوس کرتے ہوئے حکومت ہند نے فوجی ایکشن کے ذریعہ ریاست حیدرآباد کا انڈین یونین میں انضمام عمل میں لایا۔ یہ فوجی ایکشن ''پولیس ایکشن'' بھی کہلاتا ہے۔ اس طرح ریاست حیدرآباد کا 17 ستمبر 1948ء کو ہندوستان میں انضمام عمل میں آیا۔

14.2.2 ۔ پہلے عام انتخابات ۔ جمہوری حکومت

25 جنوری 1950ء کو دستورِ ہند نافذ العمل ہوا۔ اور پہلے عام انتخابات 1952ء میں منعقد کیے گئے۔

14.2.3 ۔ ملکی تحریک

بیسویں صدی کے اوائل میں نظام کی حکومت کے دوران شمالی ریاستوں کے افراد حیدرآباد میں روزگار سے منسلک تھے۔ اس طرح تلنگانہ کے بے روزگار افراد نے 1910ء سے 1918ء تک مقامی افراد کو روزگار کے مواقعوں کے لئے تحریک میں حصہ لیا۔ اس مطالبے کے نتیجے میں 1919ء ملکی قوانین کا آغاز ہوا۔ اس ملکی قوانین کی رو سے ریاست میں روزگار کے مواقع صرف مقامی افراد کو ملنا چاہئے۔ ملکی (مقامی فرد) ایسے افراد ہوں گے، جو تقریباً 15 سال تک اُس علاقے میں رہ رہے ہوں۔ کسی فرد کو ملکی کے طور پر تسلیم کرنے کے لئے متعلقہ حکام کو ایک اعلامیہ بھی پیش کرنا ہوگا۔ ان ضوابط سے مقامی افراد کو روزگار کا تحفظ فراہم ہوتا ہے۔ تاہم ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہزاروں غیر مقامی افراد نے مقامی ملازمتوں میں شمولیت اختیار کی اور تلنگانہ کے نوجوانوں کے مواقعوں کو محروم کر دیا۔

ہندوستان میں انضمام کے بعد تشکیل پانے والی عوامی حکومت کو ملکی قواعد اور ملازمت کی پالیسیوں کے بارے میں صحیح طور پر بخوبی آگاہی نہیں تھی۔ جس کے بعد انھوں نے ملکی قوانین کا تعین کیا تھا۔

ان تمام پیشرفتوں کے نتیجے میں طلباء اور بے روزگاروں نے مشترکہ ایکشن کمیٹی تشکیل دی اور ریالیاں نکالی۔ بھاری تعداد میں

عوام نے احتجاج کیا۔ کئی ریالیاں نکالی گئیں۔ اور نعرے جیسے "غیر مقامی واپس جاؤ"، "اڈلی سامبھر واپس جاؤ" لگانے لگے۔ اس کے نتیجے میں حکومت نے ملکی قوانین پر نظر ثانی کی اور مختلف طبقات کے ساتھ مشورہ کیا اور غیر مقامی افراد کو نکالا گیا۔ لیکن اس پر عمل آوری نہ ہوسکی، کیونکہ ملک میں لسانی بنیاد پر ریاستوں کی تشکیل کے مسئلہ کی وجہ سے اس میں رکاوٹ آئی۔